



محدث فتویٰ
ISLAMIC RESEARCH COUNCIL

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

مریض کی طہارت کے احکام

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

و علیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلوة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ہر نماز کے لئے طہارت کا حکم دیا ہے لہذا ناپاکی کو دور کرنا اور نجاست کا ازالہ کرنا۔ خواہ وہ بدن میں ہو یا کپڑے میں ہو یا اس جگہ میں ہو جہاں نماز پڑھنی ہو، نماز کی شرائط میں سے ہے لہذا جب مسلمان نماز کا ارادہ کرے تو اس کے لئے واجب ہے کہ چھوٹی ناپاکی کی صورت میں وضوء کرے اور بڑی کی صورت میں غسل کرے اور یوں و برازی کی صورت میں ضروری ہے کہ پانی کے ساتھ استنجاء کیا جائے یا ڈھیلوں کو استعمال کر لیا جائے تا کہ طہارت و نظافت مکمل طور پر حاصل ہو جائے طہارت و نظافت سے متعلق بعض احکام کا ذکر حسب ذیل ہے: دونوں راستوں سے نکلنے والی ہر چیز مثلاً یوں و برازی کی وجہ سے پانی سے استنجاء واجب ہے ینسہ یا محض ہوا خارج ہونے کی وجہ سے استنجاء نہیں ہے بلکہ صرف وضوء کرنا ہوگا کیونکہ استنجاء کا حکم تو ازالہ نجاست کے لئے ہے اور ینسہ و خروج ہوا کی صورت میں نجاست نہیں ہے۔ ڈھیلے پتھروں کے ہوں یا جو چیز پتھروں کے قائم مقام ہو سکتی ہو ڈھیلوں کے لئے ضروری ہے کہ وہ تین ہوں اور پاک ہوں کیونکہ نبی کریم ﷺ سے یہ ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا:

من البخر فیموت

(سنن ابی داؤد کتاب الطہارۃ، باب الاستنقاء فی الخلاء، ح: 35/ وسنن ابن ماجہ، کتاب الطہارۃ۔ ح: 337)

"جو شخص ڈھیلے استعمال کرے وہ طاق استعمال کرے"

نیز آپ ﷺ نے فرمایا کہ:

أذا ذهب أحدكم إلى الخلاء فليذهب مع جملته أجماعاً فما تجزي عنه

(سنن ابی داؤد کتاب الطہارۃ باب الاستنجاء بالاجار، ح: 40)

"تم میں سے جب کوئی قضاء حاجت کے لئے جائے تو وہ اپنے سامین ڈھیلے لے جائے یہ اس کے لئے کافی ہوں گے۔" نبی ﷺ نے فرمایا کہ ڈھیلے تین سے کم ہوں لید۔ بڑی اور کھانے کی کسی چیز کو اور ہر اس چیز کو جو قابل احترام ہو بطور ڈھیلا استعمال کرنا جائز نہیں۔ افضل یہ ہے کہ پتھروں کو بطور ڈھیلا استعمال کیا جائے یا جو چیز میں ان سے مشابہت رکھیں، مثلاً ٹشو پیپر وغیرہ اور پھر ڈھیلوں کے بعد پانی استعمال کیا جائے کیونکہ پتھر عین نجاست کے زائل کرتے ہیں اور پانی محل نجاست کو پاک کرتا ہے لہذا اس سے خوب خوب صفائی ہو جاتی ہے۔ آدمی کو اختیار ہے کہ وہ پانی کے ساتھ استنجاء کرے یا پتھروں وغیرہ کے ساتھ صفائی کرے۔ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روا یہ ہے کہ:

يدخل الخلاء، قال: فاعلم أن الماء من ماء، وحرمة، فيمتحن بالماء..

(صحیح بخاری کتاب الوضوء۔ باب حمل العترة مع الماء في الاستنجاء۔ ح: 152) صحیح مسلم کتاب الطہارۃ باب الاستنجاء، ح: 271)

"نبی کریم ﷺ جب غلامیں داخل ہوتے تو میں یا میرے چچا کوئی اور لڑکا پانی کا برتن اور نیزہ اٹھا لیتا اور آپ ﷺ پانی سے استنجاء فرماتے۔

"حضرت عائشہ سے روایت ہے کہ انہوں نے عورتوں کی ایک جماعت سے فرمایا:

مرن أزواجكم أن يمتحنوا بالماء، فإني أتمسك بآن رسول الله صلى الله عليه وسلم كان يغسل

(جامع الترمذی۔ کتاب الطہارۃ باب ما جاء في الاستنجاء بالماء۔ ح: 19)

"اپنے شوہروں سے کہو کہ وہ پانی سے طہارت کریں۔ میں ان سے بات کرنے میں حیا محسوس کرتے ہوں اور رسول ﷺ اسی طرح کیا کرتے تھے۔" اگر آدمی دونوں میں سے ایک پر اکتفاء کرنا چاہے تو افضل یہ ہے کہ پانی پر اکتفاء کرے کیونکہ پانی مقام کو بھی پاک کرتا ہے اور عین نجاست کو بھی زائل کرتا ہے، اس سے نظافت بھی خوب ہوتی ہے اگر ڈھیلوں پر اکتفاء کرے تو پھر تین ڈھیلے استعمال کرے۔ اگر مقام صاف ہو جائے تو بہتر ورنہ چار اور

پانچ استعمال کرے حتیٰ کہ مقام پاک صاف ہو جائے لیکن افضل یہ ہے کہ آدمی طاق تعدا میں استعمال کرے کیونکہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا :

من البتر فليوتر "جو ڈھیلے استعمال کرے۔ اسے طاق استعمال کرنا چاہیئیں۔"

(سنن ابی داؤد کتاب الطہارۃ باب فی الخلاء - ج: 35/1) وسنن ابن ماجہ کتاب الطہارۃ، ح: (337/)

ڈھیلے دائیں ہاتھ سے استعمال نہیں کرنا چاہئے کیونکہ حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے منع فرمایا کہ ا۔ "

"منار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یستقی اعدنا ینبغی لایسک احدکم ذکرہ ینہد و یجول ولا یتمسح من الخلاء ینہد

(صحیح بخاری کتاب الوضوء، باب النبی عن الایمان، ح: 153/1) و صحیح مسلم کتاب الطہارۃ باب النہی عن الاستبراء بالیمین، ح: (477/)-

"ہم میں سے کوئی دائیں ہاتھ سے استبراء نہ کرے پشاپ کرتے ہوئے دائیں ہاتھ سے اپنے آگے تناسل کو نہ پکڑو اور نہ دائیں ہاتھ سے استبراء کرو،"

اگر بایاں ہاتھ لٹکا ہوا اس میں کو یہ بیماری ہو تو پھر اس طرح کی حالت میں بوقت ضرورت دایاں ہاتھ استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں۔ اسلامی شریعت کی بنیاد چونکہ آسانی اور سہولت پر ہے اس لئے اللہ تعالیٰ نے عذر میں مبتلا لوگوں کے لئے عبادات کے ادا کرنے میں حسب عذر تخفیف کر دی ہے تاکہ وہ کسی حرج اور مشقت کے بغیر اپنی عبادت ادا کر سکیں، ارشاد باری تعالیٰ ہے :

فما یحل علیکم فی الدین من حرج ۷۸ ... سورۃ الحج

"اور (اللہ تعالیٰ نے) تم پر دین (کی کسی بات) پر تنگی نہیں کی۔"

اور فرمایا :

یرید اللہ یخفف عنکم البصر ولا یزیدکم العسر ... ۱۸۰ ... سورۃ البقرۃ

"اللہ تمہارے حق میں آسانی چاہتا ہے سختی نہیں چاہتا۔"

اور فرمایا :

فأشدد الله الناس مستطعم ۱۶ ... سورۃ التائبین

"سو جہاں تک ہو سکے تم اللہ سے ڈرو۔"

نبی ﷺ نے فرمایا ہے :

وإذا أمرتكم بأمر فأتوا منه ما استطعتم۔"

(صحیح بخاری کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة باب الاثناء سنن رسول اللہ ﷺ ح: 7288) و صحیح مسلم کتاب الحج باب فرض الحج مرة فی العمر - ح: (1337)

"جب میں تمہیں کوئی حکم دوں تو مقدمہ و بھراطاعت بہا لاؤ۔"

اسی طرح آپ ﷺ نے یہ بھی فرمایا کہ : "دین آسان ہے۔" مریض کو جب پانی کے ساتھ طہارت حاصل کرنے کی استطاعت نہ ہو یعنی حدت اصغر کی صورت میں وضوء اور حدت اکبر کی صورت میں غسل کرنے سے عاجز ہو یا اس سے مرض میں اضافہ کا خوف ہو یا بیماری کے درست ہونے میں تاخیر کا اندیشہ ہو تو وہ تیمم کر لے یعنی دونوں ہاتھوں کو پاک مٹی پر ایک بار مارے اور اپنی انگلیوں کے اندر کے حصے کو لپٹے پیرہ پر پھیر لے اور ہتھیلیوں کو دونوں بازوؤں پر پھیرے جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وإن كنتم مرضى أو على سفر أو جاء أحد منكم من الماء فتيمموا فليس على أن يمسوا تيممهم ولا يمسوا تيممهم ولا يمسوا تيممهم ... سورۃ المائدۃ ۱

"اگر تم بیمار ہو یا سفر میں ہو یا تم میں سے کوئی بیت الخلاء سے ہو کر آیا تم عورتوں سے ہم بستر ہوئے ہو اور تمہیں پانی نہ ملے تو پاک مٹی لو اور منہ اور ہاتھوں کا مسح (کر کے تیمم کر لو)۔"

جو شخص پانی کے استعمال سے عاجز ہو اس کا حکم وہی ہے جو اس شخص کا ہے جس کے پاس پانی ہی نہ ہو کیونکہ نبی ﷺ کا ارشاد گرامی ہے :

إنما الأعمال بالنيات، وإنما عمل امرئ ما نوى،

(صحیح بخاری کتاب بدء الرحی باب کیفۃ کان بدء الوحی الی رسول اللہ ﷺ ح: 1)

"اعمال کا انحصار نیتوں پر ہے اور ہر آدمی کے لئے صرف وہی ہے جس کی وہ نیت کرے۔"

(1) مرض معمولی ہو اور پانی کے استعمال سے ہلاکت، بیماری میں اضافہ، شفا یابی میں تاخیر اور درد میں نمایاں اضافہ کا کوئی خدشہ نہ ہو جیسے سرد دیا داڑھ میں درد وغیرہ ہو یا مریض کے لئے گرم پانی کا استعمال ممکن ہو اور اس سے اسے کوئی نقصان نہ پہنچتا ہو تو اس کے لئے تیمم جائز نہیں کیونکہ تیمم کا جواز نفی ضرر کے لئے ہے اور یہاں کوئی ضرر ہے ہی نہیں اور پانی بھی اس کے پاس موجود ہے لہذا اس کے لئے پانی کا استعمال واجب ہے۔

(2)۔ اگر مریض ایسا ہو کہ پانی کے استعمال سے ہلاکت یا کسی عضو کے ناکارہ ہونے یا اس سے کسی ایسے مرض کے پیدا ہونے کا اندیشہ ہو جس سے جان کو خطرہ لاحق ہو یا کوئی عضو ناکارہ ہونے یا اس کی افادیت ختم ہونے کا اندیشہ ہو تو ایسے مریض کے لئے تیمم جائز ہے کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

وَلَا تَقْتُلُوا أَنْفُسَكُمْ إِنَّ اللَّهَ كَانَ بِكُمْ زَحِيمًا ۚ ۲۹ ... سورة النساء

"اور اپنے آپ کو ہلاک نہ کرو بلاشبہ اللہ تم پر مہربان ہے۔"

(3) اگر مرض ایسا ہے کہ آدمی چل پھر نہیں سکتا اور اس کے پاس کوئی اور انسان بھی نہیں جو اسے مہیا کر سکے تو اس کے لئے بھی تیمم جائز ہے (4) جس شخص کے جسم پر زخم ہوں یا پھوڑے پھنسیاں ہوں یا کو عضو ٹوٹا ہو یا مرض ایسا ہو کہ پانی کا استعمال نقصان دہ ہو اور وہ جنبی ہو جائے تو اس کے لئے سابقہ دلائل کی بنیاد پر تیمم کرنا جائز ہے اور اگر اس کے لئے جسم کے صحیح حصے کا دھونا ممکن ہو تو اسے دھونا واجب ہو گا اور باقی حصے کا تیمم کر لے۔

(5) اگر مریض کسی ایسی جگہ ہو جہاں پانی نہ ہو۔ مٹی بھی نہ ہو اور نہ کوئی ایسا شخص موجود ہو جو مٹی یا پانی کا کر دے سکے تو وہ حسب حال اسی طرح نماز پڑھ لے نماز کو مؤخر کرنا جائز نہیں کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے :

فَاتَّقُوا اللَّهَ يَا أَهْلَ الْبَيْتِ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ ۖ ۱۱ ... سورة التہائم

"سو جہاں تک ہو سکے تم اللہ سے ڈرو۔"

(5) مسلسل البول کا وہ مریض جو علاج معالجہ سے بھی صحیح نہ ہو سکتا ہو تو اسے وقت ہونے کے بعد ہر نماز کے لئے وضوء کرنا چاہئے اور جسم کے حصے کو دھو لینا چاہئے جہاں پشاب لگا ہو۔ اگر مشقت نہ ہو تو نماز کے لئے الگ پاک کپڑے استعمال کرے ورنہ اس کے لئے معافی ہے اور وہ انہی کپڑوں میں نماز پڑھ سکتا ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

فَمَا يَحِلُّ عَلَيْكُمْ فِي الدِّينِ مِنْ حَرْجٍ ۚ ۷۸ ... سورة الحج

اور (اللہ تعالیٰ نے) تم پر دین (کی کسی بات) میں تنگی نہیں کی۔ "نیز فرمایا :

يُرِيدُ اللَّهُ يَخْلُقَ الْإِنْسَانَ مِنْ طِينٍ ۚ ۱۸۰ ... سورة البقرة

"اللہ تمہارے حق میں آسانی چاہتا۔" اور نبی ﷺ نے فرمایا کہ :

وَأَمَّا عَنِ عَمَلِكُمْ فَأَنَا أَسْأَلُكُمْ عَنْهُ ۚ

(صحیح بخاری کتاب الاعتصام بالکتاب والسنة باب الاخذاء سنن رسول اللہ ﷺ ج: (7688) و صحیح مسلم کتاب الحج باب فرض الحج مرة في العمر ح: (1337)

"جب میں تمہیں کو حکم دوں تو مقدور بحر اس کی اطاعت، بجالاتو۔" مسلسل البول کے مریض کو اختیار کرنی چاہئے کہ پشاب اس کے کپڑوں جسم اور نماز کی جگہ کو نہ لگے یا درجے تیمم بھی ہر اس چیز سے باطل ہو جاتا ہے جس سے وضوء باطل ہوتا ہے نیز پانی کے استعمال کی قدرت کے حاصل ہونے یا معدوم ہونے کی صورت میں پانی کے مل جانے سے بھی تیمم باطل ہو جائے گا۔

بِإِذْنِ اللَّهِ عَزَّ وَجَلَّ وَاللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ

فتاویٰ اسلامیہ